چودھویں کہانی[1]

بیتال بولا ، اے راجا بکرم ! کسما بتی نام ایک نگری ھے ، وھاں کا سبچار نام راجا ، جس کی بیٹی کا نام چندر پربھا - جب وہ برجوگ ھوئی ، تب ایک دن بسنت رتو میں سکھیوں کو ساتھ لے باغ کی سیر کو چلی - وھاں زنانے کے بندوبست سے پہلے ایک برھمن کا لڑکا برس بیس ایک کا اتی سندر منسوی نام کہیں سے پھرتا ھوا اس باغ میں آ ، ایک برکش کے نیچے ٹھنڈی چھاؤں پا کر سو رھا تھا - راجا کے لوگوں نے آ ، اس باڑی میں زنانے کا بندوبست کیا ، پر اتفاقاً اس برھمنیٹے کو کسی نے نہ دیکھا ، اور وہ اس درخت کے نیچے سوتا رھا ، اور راج کنیا اپنے لوگوں سمیت باغ مین داخل ھوئی -

سہیلیوں کے ساتھ سیر و تماشا دیکھتی ھوئی کہاں آتی ھے ، کہ جہاں وہ برھمنیٹا سوتا تھا - اس کا وھاں پہنچنا کہ وہ بھی لوگوں کے پاؤں کی آھٹ سے اٹھ بیٹھا ، دونوں کی چار نظریں ھوئیں ، اور کام دیو کے ایسے بس ھوئے کہ ادھر براھمن کا لڑکا مورچھا[2] کھا بھومی پر گرا ، اور ادھر بے سدھ ھو راج کنیا کے پاؤں کانپنے لگے - پر وھیں اسے

۱- بارکر : کسما بتی کے راجا سبچار ، اس کی بیٹی چندر پربھا اور نوجوان برھمنیٹے منسوی کی کہانی جو گٹکے کی مدد سے عورت بن جاتا تھا -
Buitenen : The man who changed sexes.
۲- غش -

سکھیوں نے ھاتھوں ھاتھ تھام لیا - ندان چنڈول میں لٹا گھر کو آئیں - اور یہاں براھمن کا لڑکا ایسا بے سدھ پڑا تھا ، کہ اپنے تن من کی کچھ خبر نہ رکھتا تھا - اس عرصے میں دو براھمن ششی اور مول دیو نام کانورو دیس سے بدیا پڑھے ھوئے وھاں آ نکلے - مول دیو نے اس براھن کے لڑکے کو پڑا دیکھ کر کہا اے ششی ! ایسا بے سدھ یہ کیوں پڑا ھے ؟ وہ بولا ، نائکا نے بھوں کی کمان سے نین کے تیر مارے ھیں - اس سے یہ بے سدھ پڑا ھے - مول دیو نے کہا اسے اٹھانا چاھیے - اس نے کہا تمھیں اٹھانے سے کیا درکار ھے ؟ اس نے ششی کا کہنا نہ مانا ، اور اسے پانی چھڑک کر اٹھایا ، اور پوچھا کہ تیری کیا دسا[1] ھوئی ھے ؟

وہ براھمن بولا ، دکھ اس سے کہیے جو دکھ کو دور کرے اور جو سن کے دور نہ کر سکے اس سے کہنا کیا حاصل ؟ وہ بولا اچھا تو اپنی پیر ھمارے آگے کہہ ، ھم دور کریں گے - یہ سن کے وہ بولا کہ ابھی راج کنیا سکھیوں کو ساتھ لیے آئی تھی ، سو اس کے دیکھنے سے میری یہ گتی ھوئی ھے ، جو وہ ملے گی تو میں اپنا جیو رکھوں گا ، نہیں تو پران تجوں گا - تب وہ بولا ، ھمارے ستھان پر چل ، اس کے ملنے کا ھم جتن کردیں گے ، اور نہیں تو تجھے بہت سا دھن دیں گے -

تب منسوی بولا کہ سنسار میں بھگوان نے بہت رتن پیدا کیے ھیں ، پر ستری رتن سب سے اتم ھے - اور اسی کے لیے منش دھن کی اچھا کرتے ھیں ، جب ناری کو تیاگا تو دھن لے کے کیا کریں گے - جن کو حسین عورت میسر نہ

۱- حالت -

هو ، ان سے سنسار میں پشو بھلے هیں - دهرم کا پھل هے دهن ، اور دهن کا پھل هے سکھ اور سکھ کا پھل هے ناری - اور جہاں ناری نہیں ، تہاں سکھ کہاں ؟ یه سن کے مول دیو بولا جو تو مانگے گا سو دوں گا - تب اس نے کہا اے براهمن مجھے وهی کنیا دلا دے - پھر مول دیو نے کہا اچھا تو همارے ساتھ چل تجھے وهی کنیا دلا دیں گے -

غرض بہت سی تسلی کر اسے اپنے گھر لے گیا ، اور وهاں جا کر دو گٹکے بنائے ، ایک گٹکا اس براهمن کو دے کر کہا ، جب اسے منه میں رکھے گا تب تو بارہ برس کی کنیا هو جائے گا - اور جس وقت تو اُسے منه سے نکال لے گا ، تو پرش جیوں کا تیوں هو جائے گا - اور کہا ، تو اسے اپنے منه میں رکھ - اس نے جو اپنے منه میں رکھا ، تو وہ بارہ برس کی کنیا هو گیا - اور دوسرے گٹکے کو جو اس نے منه میں رکھا ، تو آپ اسّی برس کا ڈوکرا بن گیا ، اور اس کنیا کو لیے هوئے راجا کے یہاں گیا -

راجا نے براهمن کو دیکھ دنڈوت کر آسن بیٹھنے کو دیا ، اور ایک آسن اس لڑکی کو بھی - تب براهمن نے ایک شلوک پڑھ اسیس دی ، که جس کی سوبھا ترلوکی میں پھیل رهی هے ، اور جن نے بونا هو بلی کو چھلا ، اور جن نے بندر ساتھ لے سمدر کا پل باندھا ، اور جن نے پربت هاتھ پر رکھ اندر سے برج کے گوالبال بچائے ، سوئی واسودیو[1] تمھاری رکشا کرے -

یه سن کر راجا نے پوچھا مہاراج ! آپ کہاں سے

۱- سری کرشن جی کا نام -

پدهارے ؟ مول دیو براهمن بولا ، که گنگا پار سے میں آیا هوں ، اور وهیں میرا گھر هے ، اور میں اپنے بیٹے کی بہو کو لینے گیا تھا ، پیچھے میرے گاؤں میں بھاگڑ پڑی ، سو میں نہیں جانتا که براهمنی اور میرا پتر بھاگ کہاں گئے ، اور اب میں اس کو ساتھ لیے هوئے انہیں کس طرح ڈھونڈھوں گا ، اس سے بہتر یه هے که آپ کے پاس اسے چھوڑ جاتا هوں ، جب تک میں نه آؤں تب تک یتن[1] سے رکھنا -

یه بات براهمن کی سن راجا اپنے چت میں چنتا کرنے لگا ، که اتی سندر ترن[2] ستری کو میں کس طرح رکھوں ، اور جو نہیں رکھتا تو یه براهمن سراپ[3] دے گا ، میرا راج بھنگ هو جائے گا - یه اپنے جی میں راجا بچار کر بولا مہاراج ! جو آپ نے آگیا کی ، قبول هے - پھر راجا نے اپنی پتری کو بلا کر کہا ، بیٹی ! اس براهمن کی بہو کو اپنے پاس لے جا کے بہت یتن سے رکھو ، اور سوتے جاگتے کھاتے پیتے پھرتے چھن[4] بھر اسے اپنے پاس سے جدا مت کیجو -

یه سن راج کنیا اس براهمن کی بہو کا کر دھر اپنے مندر میں لے گئی - رات کے سمے دونوں ایک سیج پر سوئیں ، اور آپس میں باتیں کرنے لگیں - باتیں کرتے کرتے براهمن کی بہو بولی ، که اے راج کنیا تو کس دکھ کے مارے اتی دربل هو رهی هے ، سو مجھ سے کہه ؟ راج پتری بولی ، ایک دن بسنت رتو میں سکھیوں کو ساتھ لے میں باغ کی

۱- جتن ، تمام مسودے میں اس کی کتابت اسی طرح هے -
۲- جوان -
۳- بددعا -
۴- لمحه -

سیر کو گئی تھی ، اور وہاں ایک براھمن اتی سندر کام دیو کے سمان میں نے دیکھا ، اور اس کی میری چار نظریں ہوئیں ، ادھر وہ بے ہوش ہوا ، اور ادھر میں بے سدھ ہوئی ۔ تب سکھیاں میری اوستھا دیکھ گھر کو لے آئیں ، اور اس کا ناؤں ٹھاؤں میں کچھ نہیں جانتی ، میری آنکھوں میں اس کی صورت سما رہی ہے ، اور مجھے کھانے پینے کی بھی کچھ رچ نہیں ، اسی پیر سے میرے شریر کی یہ دسا ہوئی ہے ۔

یہ سن کے وہ براھمن کی بہو بولی ، جو میں تیرے پریتم کو تجھ سے ملا دوں تو تو مجھے کیا دے ؟ راج کنیا بولی ، کہ سدا تیری داسی ہو رہوں گی ۔ یہ سن کے وہ گٹکا اپنے منہ سے نکال پھر پرش ہو گیا ، اور یہ اسے دیکھ کے شرمائی ۔ پھر اس براھمن کے لڑکے نے گندھرب بواہ کی ریت سے اس کے ساتھ اپنا بیاہ کیا ، اور ہمیشہ اسی طرح رات کو مرد ہوتا ، اور دن کو رنڈی بنا رہتا ۔ ندان چھ مہینے پیچھے راج کنیا کو گربھ[1] رہا ۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ راجا سارے کٹمب کو ساتھ لے کر دیوان کے گھر شادی میں گیا ، وہاں منتری کے بیٹے نے اس ستری بھیش‌دھاری[2] براھمن کے لڑکے کو دیکھا ۔ دیکھتے ہی عاشق ہو گیا اور اپنے ایک متر کے آگے کہنے لگا ، جو یہ ناری مجھے نہ ملے گی تو میں اپنا پران تجوں گا ۔

اس عرصے میں راجا نیوتا[3] کھا کنبے سمیت اپنے مندر

۱- حمل ۔
۲- عورت کا بھیس بدلے ہوئے ۔
۳- دعوت ۔

کو آیا ۔ پر منتری کے پوت کی اس کے برہ کی ڈاہ سے نپٹ کٹھن اوستھا ہوئی ، اور ان پانی چھوڑ دیا ۔ یہ گتی دیکھ اس کے متر نے جا منتری سے کہا ، مہاراج ! اس براھمن کی بہو کی پریتی میں میرے بیٹے کی بری حالت ہے ، کھانا پینا چھوڑ دیا ہے ۔ جو آپ کرپا کر کے براھمن کی بہو کو مجھے دیویں تو اس کی جان بچے ۔ یہ سن راجا کرودھ کر بولا ، ارے مورکھ ! ایسی انیتی کرنا راجاؤں کا دھرم نہیں ہے ۔ سن تو ایک منش کی تھاتھی[1] ہو ، اور بنا آگیا اس کی دوسرے کو دینا اچت ہے ، جو تو مجھ سے یہ بات کہتا ہے ؟ یہ سن کے پردھان ہراس ہو اپنے گھر کو آیا ۔ پر اس لڑکے کا دکھ دیکھ کر ان نے بھی ان جل چھوڑ دیا ۔ جب کہ تین دن دیوان کو بن دانے پانی کے گزرے ، تب تو سب کارباریوں نے اکٹھے ہو کر راجا سے آ عرض کی ، مہاراج ! منتری کا پتر اب تب ہو رہا ہے ، اور اس کے مرنے سے دیوان بھی نہ بچے گا ، اور دیوان کے مرنے سے راج کاج نہ چلے گا ، بہتر یہ ہے کہ جو ہم عرض کریں سو قبول ہو ۔

یہ سن راجا نے آگیا دی ، کہ کہو ۔ تب ان میں سے ایک شخص بولا ، مہاراج ! اس بوڑھے براھمن کو گئے ہوئے بہت دن ہوئے کہ پھرا نہیں ، بھگوان جانے مر گیا یا جیتا ہے ، اس سے اچت[2] یہ ہے کہ اس براھمن کی بہو کو منتری کے بیٹے کو دے اپنا راج قائم رکھیے ۔ اور کداچت[3] وہ آیا ، تو گاؤں دھن دیجے گا ۔ اگر اس پر راضی نہ ہو گا تو

۱- امانت ۔
۲- مناسب ۔
۳- اگر ۔

اس کے لڑکے کا بیاہ کر بدا کیجے گا ۔ یہ بات سن راجا نے اس براھمن کی بہو کو بلا کر کہا ، تو میرے منتری کے پتر کے گھر جا ۔ وہ بولی کہ ستری کا دھرم نشٹ ہوتا ہے اتی روپ پا کے براھمن کا دھرم جاتا ہے ، راجا کی سیوا کرنے سے ۔ اور گائے خراب ہوتی ہے دور کی چرائی سے ۔ اور دھن جاتا ہے دھرم پنے سے ۔ اتنا کہہ پھر بولی ، جو مہاراج تم مجھے منتری کے بیٹے کو دیتے ہو ، تو اس سے یہ بات ٹھہرا دیجے کہ جو کچھ اس سے میں کہوں ، سو وہ کرے ، تب میں اس کے گھر جاؤں گی ۔ راجا بولا کہہ کہ وہ کیا کرے ۔ ان نے کہا مہاراج ! میں براھمنی ، اور وہ کشتری ، اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ پہلے سب تیرتھ یاترا کر آوے ، تب میں اس کے ساتھ گھر کروں ۔

یہ بات سن کے راجا نے منتری کے بیٹے کو بلا کر کہا، پہلے تو تیرتھ یاترا کر آ ، تب اس براھمنی کو تجھے دیویں گے ۔ راجا کی بات سن دیوان کے بیٹے نے کہا ، مہاراج ! وہ میرے گھر جا بیٹھے ، تو میں تیرتھ کو جاؤں ۔ یہ بات سن راجا نے اس براھمنی کو کہا ، جو تم پہلے اس کے گھر میں رہو ، تو وہ تیرتھ یاترا کو جائے۔ لاچار ہو راجا کے کہنے سے براھمنی اس کے گھر میں جا رہی ، تب پردھان کے پتر نے اپنی ناری سے کہا ، تم دونوں نہایت پیار اخلاص سے باھم ایک جا رہنا ، اور آپس میں کسی طرح کا جھگڑالڑائی نہ کرنا ، اور برانے گھر کبھی نہ جانا ۔ اتنی سیکھ[1] دے وہ تیرتھ یاترا کو گیا ، اور ادھر اس کی بہو سوبھاگیہ سندری

۱۔ نصیحت ۔

نام براھمن کی بہو کو ساتھ لے ایک بچھونے پر رات کو لیٹی ہوئی باتیں ادھر ادھر کی کرنے لگی ۔ کتنی ایک دیر کے بعد اس دیوان کے پتر کی بہو نے یہ بات کہی ، اے سکھی! اس وقت تو میں عشق سے جلی جاتی ہوں ، پر مطلب میرا کس طور سے حاصل ہو ۔ دوسری بولی کہ اگر تیرے مطاب کو میں بر لاؤں تو تو مجھے کیا دے ۔ ان نے کہا ، سدا تیرے آگے ھاتھ جوڑے آگیا کاری رھوں ۔ تب ان نے اپنے منہ سے گٹکے کو نکال پرش بن گیا ، ھمیشہ اس طرح رات کو مرد بنتا اور دن کو رنڈی ، پھر تو ان دونوں میں بڑی پریتی ہوئی ۔

غرض اسی طرح سے چھ مہینے بیتے ، اور منتری کا پتر آ پہنچا ۔ ادھر لوگ اس کے آنے کی خبر سن منگلا چار کرنے لگے ۔ اور ادھر براھمن کی بہو نے گٹکا منہ سے نکال مرد بن کھڑکی کی راہ محل سے نکل اپنی راہ لی ۔ پھر کتنی ایک دیر میں اس مول دیو براھمن کے پاس پہنچا ،کہ جس نے اسے گٹکا دیا تھا ، اور اس سے سب اپنی آدی انت کی اوستھا کہی ۔ تب مول دیو نے تمام احوال سن کر ، گٹکا اس سے لے اپنے ساتھی ششی نام براھمن کو دیا ، اور دونوں نے گٹکے اپنے اپنے منہ میں رکھ لیے ، ایک بوڑھا بن گیا ، اور دوسرا بیس برس کا ، پھر یہ دونوں راجا کے یہاں گئے ۔ راجا نے دیکھتے ھی ڈنڈوت کر ان کے بیٹھنے کو آسن دیے ، اور انہوں نے بھی اسیس دیں ، راجا نے ان کی کشل کشیم[1] پوچھ مول دیو سے کہا ، کہ اتنے دن تمھیں کہاں لگے ؟ براھمن بولا مہاراج

۱۔ خیروعافیت ۔

اسی پتر کے ڈھونڈھنے کو گیا تھا ، سو اسے کھوج کر آپ کے پاس لے آیا ہوں ، اب اس کی بہو کو دو ، تو میں بہو بیٹے کو اپنے گھر لے جاؤں ۔

تب راجا نے براھمن کے آگے وہ سب برتانت[1] کہہ سنایا ۔ براھمن نے سنتے ھی اتی کوپ[2] کر راجا سے کہا ، یہ کون سا بیوھار ھے ، جو تم نے میرے بیٹے کی بہو اور کو دی ۔ اچھا جو تم نے چاھا سو کیا ، پر اب میرا سراپ لو ۔ تب راجا بولا کہ ھے دیوتا ! تم کرودھ مت کرو ، جو تم کہو سو میں کروں ۔ براھمن بولا اچھا جو تو میرے سراپ سے ڈر کر میرا کہا کرتا ھے تو تو اپنی پتری میرے لڑکے کو بیاہ دے ۔ یہ سن راجا نے ایک یوتشی کو بلا شبھ لگن مہورت ٹھہرائے ، اپنی پتری اس براھمن کے لڑکے سے بیاہ دی ۔ پھر یہ وھاں سے راج کنیا کو دان دھیز سمیت لے ، راجا سے بدا ھوا ، اپنے گاؤں میں آیا ۔

یہ خبر سن وہ منسوی براھمن بھی وھاں آ اس سے جھگڑنے لگا ، کہ میری ستری مجھے دے ۔ ششی نام براھمن بولا کہ میں دس پنچوں میں بیاہ کر لایا ھوں ، یہ ستری میری ھے ۔ اس نے کہا کہ اسے تو میرا گربھ رھا ، تیری کس طرح سے یہ ناری ھوگی ؟ اور آپس میں بباد[3] کرنے لگے ۔ سول دیو نے ان دونوں کو بہت سمجھایا لیکن کسو نے اس کا کہنا نہ مانا ۔ اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ، اے راجا بیربکر ماجیت ! کہو وہ بھاریا کس کی ھوئی ؟ راجا

۱- تفصیل ۔
۲- نہایت خفا ھو کر ۔
۳- جھگڑا ۔

نے کہا وہ ستری ششی براھمن کی ھوئی ۔ تب بیتال بولا گربھ اس براھمن کا ، جورو اس کی کس طرح سے ھوئی ؟ راجا نے کہا اس براھمن کا پیٹ رکھویا ھوا تو کسو نے معلوم نہ کیا ، اور ان نے دس پنچوں میں بیٹھ کے شادی کی ، اس لیے اسی کی جورو ٹھہری ، اور وہ لڑکا بھی اسی کی کریا کرم کا ادھیکاری ھوگا ۔ یہ بات سن بیتال اسی رکھ میں جا لٹکا ، پھر راجا گیا اور بیتال کو باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔